Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۳ صفر ۱۳۹۶ھ ۴ تبلیغ ۱۳۵۵ھش ۴ فروری ۱۹۷۶ء | نمبر ۲۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن مجید ایک عالمگیر کتاب ہے جو تمام ملکوں کا باہمی رشتہ قائم کرنے آئی ہے

اس کا پیغام کسی خاص قوم کے لئے نہیں بلکہ روئے زمین کی تمام قوموں کیلئے ہے

"ہم پھر اصل مدعا کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ یہ بات فی الواقعہ صحیح اور درست ہے کہ ابتدائے آفرینش میں بھی ایک الہامی کتاب نوعِ انسان کو ملی تھی مگر وہ وید ہرگز نہیں ہے اور موجودہ وید کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا اس پاک ذات کی توہین ہے۔ اس جگہ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ ابتدائے زمانہ میں صرف ایک الہامی کتاب انسانوں کو کیوں دی گئی۔ ہر ایک قوم کے لئے جدا جدا کتابیں کیوں نہ دی گئیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ابتدائے زمانہ میں انسان تھوڑے تھے اور اس تعداد سے بھی کم تر تھے جو ان کو ایک قوم کہا جائے اس لئے ان کے لئے صرف ایک کتاب کافی تھی۔ پھر بعد اس کے جب دنیا میں انسان پھیل گئے اور ہر ایک حصہ زمین کے باشندوں کا ایک قوم بن گئی اور بباعث دور و دراز مسافتوں کے ایک قوم دوسری قوم کے حالات سے بالکل بے خبر ہو گئی۔ ایسے زمانوں میں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نے تقاضا فرمایا کہ ہر ایک قوم کے لئے جدا جدا رسول اور الہامی کتابیں دی جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور پھر جب نوعِ انسان نے دنیا کی آبادی میں ترقی کی اور ملاقات کرنے کے لئے راہ کھل گئی اور ایک ملک کے لوگوں کو دوسرے ملک کے لوگوں کے ساتھ ملاقات کرنے کے لئے سامان میسر آ گئے اور اس بات کا علم ہو گیا کہ فلاں فلاں حصہ زمین پر نوعِ انسان رہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوا کہ ان سب کو پھر دوبارہ ایک قوم کی طرح بنا دیا جائے اور بعد تفرقہ کے پھر ان کو جمع کیا جاوے تب خدا نے تمام ملکوں کے لئے ایک کتاب بھیجی اور اس کتاب میں حکم فرمایا کہ جس جس زمانہ میں یہ کتاب مختلف ممالک میں پہنچے ان کا فرض ہوگا کہ اس کو قبول کر لیں اور اس پر ایمان لاویں اور وہ کتاب قرآن شریف ہے جو تمام ملکوں کا باہمی رشتہ قائم کرنے کے لئے آئی ہے۔ قرآن سے پہلی سب کتابیں مختص القوم کہلاتی تھیں یعنی صرف ایک قوم کیلئے ہی آئی تھیں۔ چنانچہ شامی، فارسی، ہندی، چینی، مصری، رومی یہ سب قومیں تھیں جن کے لئے جو کتابیں یا رسول آئے وہ صرف اپنی قوم تک محدود تھے دوسری قوم سے ان کو کچھ تعلق اور واسطہ نہ تھا مگر سب کے بعد قرآن شریف آیا جو ایک عالمگیر کتاب ہے اور کسی خاص قوم کے لئے نہیں بلکہ تمام قوموں کے لئے ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۶۶، ۶۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

پیٹ میں کچھ تکلیف ہے ویسے عام طبیعت اچھی ہے۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال ٹانگوں میں شدید درد اور ضعف کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ایک ضروری اعلان

ان دنوں جماعت ہائے احمدیہ میں ہفتۂ قرآن مجید منایا جا رہا ہے۔ محترم امراء صاحبان اور مربیانِ کرام اس کا خاص اہتمام فرمائیں۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ ان اجتماعات کی باقاعدہ رپورٹ نظارت کو بھجوائیں۔ یہ رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہوگی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وصولیوں کا دوسرا مرحلہ ۲۹ فروری کو ختم ہوگا

ان مخلصینِ جماعتِ احمدیہ کی یاددہانی کے لئے جنہوں نے غلبۂ اسلام کی عظیم الشان مہم میں مالی قربانیوں کا وعدہ کر رکھا ہے التماس ہے کہ وصولیوں کا دوسرا مرحلہ ۲۹ تبلیغ ۱۳۵۵ ہش (۲۹ فروری ۱۹۷۶ء) کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک آپ کے وعدہ کا ۱/۱۵ حصہ وصول ہو جانا چاہیئے۔ جزاکم اللہ خیرًا۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ضروری گذارش

مخلصینِ جماعت سے گذارش ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
جلد ۱۳ نمبر ۴۱ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۶۶ء

ہماری ترقی کا حتمی اور یقینی ذریعہ!

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ وہ اپنے مقبول اور برگزیدہ بندوں کے حق میں اپنی رحمت کے نشان ضرور ظاہر فرماتا ہے۔ رحمت کے نشانوں کے ظہور کا اصل ذریعہ ان مقبولین کا صدق وصفا، اخلاص و وفا اور اطاعت و فدائیت کا وہ پاک نمونہ ہوتا ہے جس کا وہ عُسر اور یُسر دونوں حالتوں میں عظیم الشان مظاہرہ کرتے ہیں۔ آرام و آسائش کا زمانہ ہو یا تنگی اور عسرت کا، اطمینان و سکون اور راحت کا دور ہو یا دُکھ اور مصیبت کا وہ ہر حالت اور ہر صورت میں خدا تعالیٰ کی جناب میں جھکے رہتے اور دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ ان کا قادر و توانا اور ارحم الراحمین خدا انہیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ ان کی یہ عاجزانہ اور متضرعانہ دعائیں جناب الٰہی میں مقبول ہو کر رحمت کے نشانوں کے ظہور کا موجب بنتی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان نشانوں کے ذریعہ دنیا پر ان کی مقبولیت کو آشکار کر کے بہتوں کے لئے ہدایت کے سامان کرتا ہے اور اس طرح وہ حق کو دنیا میں پھیلانے کا وسیلہ ثابت ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقبولین کے جذبۂ للّٰہیت اور ان کی دعاؤں کو خوارق و معجزات اور نشانات رحمت کی جڑ قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"نشان کی جڑ دعا ہی ہے۔ یہ اسمِ اعظم ہے اور دُنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے پر ضرور ہے کہ پہلے ابتہال اور اضطراب کی حالت پیدا ہو۔"

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۷۵)

چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کو اسلام پر عمل پیرا کرا کے انہیں ایسے اوصاف سے متصف کرنے کی غرض سے تشریف لائے تھے کہ جن کے نتیجہ میں انہیں خدا تعالیٰ کی جناب میں قبولیت کا شرف حاصل ہو اور وہ ان کے حق میں رحمت کے نشان ظاہر فرمائے اس لئے آپ نے اپنے متبعین کو اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے، خدا میں ہو کر زندگی گزارنے، اس کی رضا کو کُل تعلقات پر مقدم رکھنے اور خدا تعالیٰ کے حضور درد و سوز اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں کرنے کی نہایت ہی پُر اثر انداز میں نصیحت فرمائی۔ حضورؑ نے فرمایا:۔

"وہ (یعنی خدا تعالیٰ) خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آرام پر اور اپنے کُل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دُنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مراد یابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضا و قدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو..... خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دُنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اُسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اُسی کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا سو دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور زمین پر اترتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے [illegible] پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک صبر مانگتا ہے جس کے بعد وہ تم کو [illegible] کرے گا... وہ جو اس کے لئے آگ میں [illegible] وہ آگ سے نجات دیا جائیگا وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم سچ مچ اُسکے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے... اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور بیوندمت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عملِ نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو... تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کریگا۔" (کشتی نوح)

پس وہ راستہ جسے اللہ تعالیٰ نے ہماری ترقی کا ذریعہ قرار دیا ہے اور جس سے اپنے مسیح پاکؑ کے ذریعہ اس نے ہمیں آگاہ فرمایا ہے یہ ہے کہ ہم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی آگے قدم رکھیں اور دنیا سے دل برداشتہ ہو کر اپنے مولیٰ حقیقی کی طرف منقطع ہو جائیں اور اُسی کے لئے زندگی بسر کریں۔ ہر ایک حالتِ مراد یابی اور نامرادی میں ہمارا سر اُسی کے آستانہ پر جھکا رہے اور ہم تضرع اور عاجزی کے ساتھ اُس کے حضور دُعائیں کرنا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لیں اور ان قدر دُعائیں کریں کہ اپنے گھروں کو ہمیشہ دُعاؤں سے پُر رکھیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو وہ خدا ہمیں اپنی جناب میں قبول کریگا۔ وہ ہم میں ظاہر ہوگا اور اپنی قبولیت اور معیت کے نشان ظاہر فرمائے گا کیونکہ اپنے مقبول اور برگزیدہ بندوں کے لئے رحمت کے نشان ظاہر کرنا اُس کی ایک قدیم سُنت ہے اور وہ اپنی سُنت کو کبھی تبدیل نہیں کرتا۔ وہ اپنے وعدوں کو پورا کرتا چلا آرہا ہے اور آئندہ بھی کرتا چلا جائے گا بشرطیکہ ہم سب طرف سے منقطع ہو کر اُسی کے ہو جائیں۔

اسرارِ حیات

آ بتاؤں میں تجھے اے دوست اسرارِ حیات
کی ہے پیدا خالقِ عالم نے کیوں یہ کائنات
یہ زمیں یہ آسماں یہ چاند اور یہ آفتاب
شب کی تاریکی میں روشن یہ ستاروں کی برات
یہ گُل و گلزار اور یہ چہچہاتی بلبلیں
یہ ہوا یہ کوہ و صحرا یہ جمادات و نباتات
دے رہے ہیں سب زبانِ حال سے اُس کا پتہ
ذات ہے جس کی ہے قائم یہ جہانِ بے ثبات
اُس کی قدرت کی تجلی دیدنی ہے ہمنشیں
ایک کُن ہے جس نے پیدا کی ہے ساری کائنات
کنزِ مخفی کی تجلی جلوہ گر ہے چار سُو
یہ جہاں ہے فی الحقیقت مظہرِ ذات و صفات
دستِ قدرت کا ہے تو سب سے نمایاں شاہکار
لاجرم ہے ایک زندہ معجزہ تیری حیات
کیا کبھی سوچا بھی ہے تو نے کہ یہ کیا بھید ہے
مشرق و مغرب میں ہے کیوں گرم بازارِ ممات
بھول کر حق کو ہے سیم و زر کے لالچ میں پڑا
تو نے پیدا کی ہیں خود اپنے لئے یہ مشکلات
ہاتھ سے اپنے بنا کر تو خدا سمجھا انہیں
ہوش کر کچھ اے اسیرِ فتنۂ لات و منات
عاقبت محمود اپنی چاہتا ہے تو اگر
پڑھ محمدؐ مصطفیٰ کی زندگی کے واقعات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت

حضرت عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں
"رأیت رسول اللہ وما
معہ الا خمسۃ
عبد وامرأتان وابوبکر"
(بخاری باب ابی بکر الصدیق)
"میں نے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی جب آنحضورؐ سمیت صرف پانچ افراد تھے ایک غلام دو عورتیں اور حضرت ابوبکرؓ"

حضرت علامہ طبرسی اپنی تفسیر مجمع البیان میں "وایدہ باللہ بنصرہ والمؤمنین" من انصارہ جو یعنی والانصار کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:-

"وقیل ان اول من اسلم بعد خدیجۃ ابوبکرؓ"
(مجمع البیان سورۃ توبہ تالیف ۵۴۸ھ)
"حضرت خدیجہؓ کے بعد سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکرؓ تھے"

ابن عساکر نے حضرت علیؓ کے حوالہ سے اور عبداللہ بن احمد نے اپنی کتاب "زوائد الزہد" میں حضرت عباسؓ کی زبانی لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو اسلام میں اولیت حاصل ہے۔
(تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۵۷)

حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت بھی امام ثقہ قانی نے لکھی ہے کہ آنحضرتؐ نے غار ثور میں ابوبکر صدیقؓ کے لئے جناب الٰہی میں دعا کی تو ساتھ ہی آپ سے فرمایا:-

"رحمک اللہ صدقتنی
حین کذبنی الناس
ونصرتنی حین خذلنی
الناس وآمنت بی حین
کفر بی الناس وانت معی
فی وحشتی"
(ذرقانی جلد ۱ ص ۳۳۵)

"اے ابوبکر خدا تم پر نظر رحمت فرمائے تو نے اس وقت میری تصدیق کی جب سب لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا، تو نے اس وقت میری مدد کا بیڑہ اٹھایا جب لوگ مجھے بار و مددگار چھوڑ گئے۔ تو اس وقت مجھ پر ایمان لایا اور میرے ایام کرب و بلا میں میرے شریک غم بنا جب دوسرے لوگ منکر ہو چکے تھے"

خاتم النبیین حضرت سبحانی کیا خوب فرماتے ہیں:-

یا ابابکر ان اللہ عطانی
ثواب من آمن بہ
ومن لدن خلق اللہ
آدم الی ان تقوم
الساعۃ وان اللہ
اعطاک یا ابابکر
ثواب من آمن بی
منذ بعثنی الی ان
تقوم الساعۃ
(دیلمی بحوالہ کنز العمال جلد ۶ ص ۳۱۹)

حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالبؓ جنہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "رابع الخلفاء" (چوتھے خلیفہ) کا مقدس خطاب عطا فرمایا۔
(فرائد کافی جلد ۱ ص ۱۴۲)
(ینابیع المودۃ ص ۱۴۲)
(تالیف شیخ سلیمان حنفی مطبوعہ مکتبہ العرفان بیروت)

یہ روایت آپ کی بیان فرمودہ ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ اے ابوبکر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سب انسانوں کا ثواب عطا فرمایا ہے جو تخلیق آدم سے لے کر قیامت تک خدا پر ایمان لائیں گے اور تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان تمام لوگوں کا ثواب ملے گا جو میری بعثت سے قیامت تک میرے ماننے والوں میں شامل ہوں گے۔

۲۔ شانِ صدیقیت

ثانی اثنین کے آسمانی خطاب میں ابوبکر صدیقؓ کی شانِ صدیقیت کی بھی شان ہی ہوتی ہے کیونکہ قرآن مجید . . . . . (سورت صافات ع ۴) سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ نبی کے بعد صرف درجۂ کمال صدیقیت ہی کو حاصل ہے اور صدیقیت کی تعریف یہ ہے کہ جو شخص خدا کے نبی سے کوئی نشان نہیں مانگتا اور صرف منہ دیکھ کر اس کو پہچان لیتا اور سب سے اول قبول کر لیتا ہے وہ صدیق کہلاتا ہے۔

چنانچہ حکیم الملت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:-

"صدیق کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے ایمان لاتا ہے اور بغیر معجزہ کے لاتا ہے"
(اسوہ صحابہ جلد ۲ ص ۳۴۶ از مولانا عبدالسلام ندوی)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا یہ بیان فرمودہ تعریف جو قیامت نبوت کے جاری ہونے پر محکم اور ناقابل تردید اور فیصلہ کن دلیل ہے اس کی تائید دیگر اکابر امت نے بھی فرمائی ہے۔ چنانچہ دہلی کے شہرہ آفاق صوفی حضرت خواجہ محمد ناصر عندلیبؒ کے ملفوظات و ارشادات میں لکھا ہے:-

"صدیق وہ لوگ ہیں جو انبیاء کی نبوت کی سب سے پہلے تصدیق کریں اور انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ سے خدا کی وحدانیت کی تصدیق کریں"

سبحانہ جدد ص ۱۹۱ مرتبہ سید ناصر نذیر فراق دہلوی
مجدد امت حضرت علامہ جلال الدین السیوطی

نے جلالین شریف میں لکھا ہے:-

"افاضل اصحاب الانبیاء
ایالغتہم فی الصدق
والتصدیق"

"انبیاء کے افضل ترین اصحاب جو صدق اور تصدیق کا انتہائی معیار رکھتے ہیں صدیق کہلاتے ہیں"

حضرت شاہ رفیع الدینؒ اپنے ترجمہ قرآن کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:-

"صدیق وہ ہے کہ جو وحی میں آوے سو ان کا جی آپ ہی اس پر گواہی دے"

نامور مصری عالم عطا حسینی بکہ فرماتے ہیں کہ امت اسلام حضرت ابوبکرؓ کے صدیق ہونے پر متفق ہیں۔ کیونکہ آپ نے سب سے پہلے رسالت محمدیہ کی تصدیق کی۔
(الامۃ۔ اول من آمن وصدق بالرسالۃ من الایام جلد ۱ ص ۱۶۰)

تاریخ صحیح اور مستند احادیث و آثار کا مطالعہ کریں تو قطعی طور پر ثابت ہو جائے گا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ رسول میں سے صاحب الغار ثانی اثنین ابوبکرؓ ہی وہ منفرد اور مخصوص وجود ہیں جن کا نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے صدیق رکھا گیا چنانچہ حضرت شیخ الثقہ علامہ محمد بن یعقوب الکلینی تفسیر قمی ص ۲۶۹ میں (جسے امت کا ایک طبقہ اصح الکتب بعد القرآن یقین کرتا ہے) تحریر فرماتے ہیں۔

"لما کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
فی الغار فقال لابی
بکر . . . . . انت
الصدیق"

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار ثور میں تھے تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا تو صدیق ہے۔

حضرت علامہ باقر مجلسی اپنی مشہور تصنیف "بحار الانوار" (جلد ۱۰ ص ۴۴۵) میں تحریر فرماتے ہیں:-

"عن خالد بن نجیح قلت
لابی عبداللہ جعلت
فداک سمی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابابکر الصدیق قال نعم"

خالد بن نجیح کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا میں آپ پر قربان ہو جاؤں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو الصدیق کا نام دیا تھا آپ نے جواب دیا ہاں۔

حضرت امام جعفر صادق سے بھی دریافت کیا گیا کہ تلوار چاندی سے آراستہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا جائز ہے۔ کیونکہ ابوبکر صدیق کی تلوار چاندی سے مرصع تھی۔ راوی نے کہا کہ اے امام کیا آپ بھی ابوبکر کو صدیق کہتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت امام جعفر صادق نے پورے جاہ و جلال سے فرمایا:۔

نعم الصدیق نعم
الصدیق نعم الصدیق
فمن لم یقل لہ الصدیق
فلا صدق اللہ قولہ
فی الدنیا والآخرۃ"

(کشف الغمہ من معرفۃ الائمہ ص ۲۷۰
... بحوالہ مسند ابن حنبل
ص ۸۰ حاشیہ محمد بن محمد الباقری ناشر
ایم شمس الدین تاجر کتب انارکلی لاہور)

اور ابوبکر صدیق ہیں، صدیق ہیں، صدیق ہیں اور جو انہیں صدیق تسلیم نہ کرے اللہ تعالیٰ دنیا و عقبیٰ میں اس کی کسی بات کی تصدیق نہ کرے۔

یہی نہیں شیر خدا خاتم الاولیاء حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ (تفسیر صافی جلد ۲ ص ۱۱۱) نے فرمایا

"ان اللہ ھو الذی سمی
ابا بکر علی لسان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صدیقا"

(ابو نعیم بحوالہ کنز العمال
جلد ۶ ص ۳۱۴)

یقیناً خدا ہی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر ابوبکر کا نام صدیق رکھا ہے۔

ایک اور موقعہ پر حضرت علیؓ نے خدا کی قسم کھا کر کہا:۔

"اللہ انزل اسم ابی بکر
من السماء الصدیق"

(ایضاً ص ۳۱۴)

یعنی خدا نے ابوبکر کا نام الصدیق آسمان سے نازل فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے۔

"عرج بی الی السماء
فما مررت بسماء

الا وجدت فیھا
اسمی محمد رسول اللہ
وابوبکر الصدیق من
خلفی"

(تعقبات سیوطی ص ۱۷۵ از علامہ
سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ مطبع محمدی
لاہور ۱۸۸۶ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب مجھے آسمانوں کا معراج کرایا گیا تو جس آسمان سے بھی گزرا میں نے اپنا نام محمد رسول اللہ لکھا ہوا پایا اور ابوبکر صدیق میرے پیچھے پیچھے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت سے فرمایا کہ ابوبکر کی نسبت کوئی شعر کہا ہو تو سناؤ۔ اس پر انہوں نے یہ شعر پڑھے:۔

وثانی اثنین فی الغار المنیف وقد
طاف العدو بہ اذ یصعد الجبلا
وکان لا یرزأ الاعداء نائلہ
ما ان لیثنیہ عن قصدہ رجلا
ما حلق الدھر فی الآفاق مثلھما
من الصدیق ولم یعدل بھما رجلا

(کنز العمال جلد ۶ ص ۳۱۴
وابن ابی الحدید شرح ابن حدید ج ۱ ص ۲۱)

جب آپ پہاڑ پر چڑھ رہے تھے تو دشمن پہاڑ کے چاروں طرف چکر لگا رہا تھا۔ انہوں نے جان لیا کہ آپ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آنے والے ہیں اور مخلوق میں ان کا ہم پلہ اور کوئی آدمی نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ شعر سن کر بہت محظوظ ہوئے اور فرمایا صحیح ہے۔

حضرت ابوبکرؓ نے اپنی شان صدیقی کے مطابق زمانہ جاہلیت میں مالی اور جانی اعتبار سے جو ان گنت مالی خدمات سرانجام دیئے تاریخ اسلام ان سے بھری پڑی ہے۔ مشہور واقعہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق جو قریباً ایک سے زیادہ دفعہ اپنا گھر بار نثار کر چکے تھے حتیٰ کہ سوئی تک کو بھی اپنے گھر میں نہ رکھا تھا۔ غزوۂ تبوک جیسے مصیبت کے ایام میں بھی سب کچھ لے کر آ گئے اور آپ نے سب کچھ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کر دیا آنحضرت نے پوچھا ما ابقیت لاھلک ابوبکر اپنے اہل و عیال کے لئے کیا باقی رکھا ہے؟ عرض کیا ابقیت لھم اللہ ورسولہ (کنز العمال جلد ۳ ص ۲۱۴)

میں ان کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

۳۔ خلافت بلافصل

میرے بزرگو اور عزیزو!

"ثانی اثنین" کے قرآنی خطاب میں جہاں یہ بتایا گیا ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور مقام صدیقیت پر فائز ہوئے وہاں اس میں وصال نبوی کے معاً بعد آپ کے خلیفہ راشد ہونے کی حیرت انگیز پیشگوئی بھی کی گئی تھی۔ چنانچہ بعض ثقہ روایات سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا انکشاف بذریعہ وحی خفی ہجرت کے وقت ہی ہو چکا تھا چنانچہ "ذوالفقار" میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:۔

"قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لجبریل
من یھاجر معی فقال
ابوبکر ھو خلیفتی
من بعدک"

(کنز العمال جلد ۶ ص ۳۲۱)

پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل امین سے پوچھا میرے ساتھ کون ہجرت کرے گا؟ کہا ابوبکر! اور وہی آپ کے بعد آپ کی امت کے والی ہوں گے

"مہبط الوحی" شقر الاسلام حضرت الشیخ علی بن ابراہیم القمی تحریر فرماتے ہیں:۔

ان ابا بکر یلی الخلافۃ
من بعدی ثم من
بعدہ ابوک فقالت
من اخبرک بھذا
قال اللہ اخبرنی

(تفسیر قمی
زیر تفسیر سورۃ تحریم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ بنت عمرؓ سے فرمایا کہ میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہوں گے پھر تمہارے والد عمر۔ انہوں نے عرض کی حضور کو کس نے خبر دی؟ فرمایا اللہ نے مجھے بتایا ہے۔

علامہ قمی نے بھی تفسیر میں یہ روایت درج فرمائی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ "اللہ اخبرنی" کی بجائے "نبانی العلیم الخبیر" کے الفاظ لکھے ہیں جس کے معنے ہیں کہ مجھے علیم و خبیر نے مطلع کیا ہے کہ میرے بعد یکے بعد دیگرے ابوبکر اور عمر مسند خلافت پر متمکن ہوں گے۔

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شہادت ہے کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں فرمایا کہ اپنے باپ ابوبکرؓ اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں کیونکہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تمنا کرنے والے تمنا کریں۔ اور کوئی کہنے والا کہے کہ میں حقدار ہوں یا کوئی اور مگر پھر اس ارادہ کو آپ نے ترک کر دیا اور فرمایا:۔

"یابی اللہ والمؤمنون
الا ابابکر"

(صحیح مسلم بحوالہ کنز العمال جلد ۶ ص ۳۱۴)

اور صحیح مسلم میں فرمایا کہ اللہ اور مومنین ابوبکر صدیق کے سوا دوسرے کی خلافت کا انکار کرتے ہیں۔

ایک بدوی نے چند تلوار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فروخت کیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا فکر نہ کرو اگر میں اپنی زندگی میں قیمت نہ دے سکا تو میرا قرض ابوبکر صدیق ادا کریں گے۔

(ایضاً ص ۳۱۴)

ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دریافت کیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر آنا۔ وہ بولی اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں مطلب یہ کہ حضور وفات ہو چکے تو پھر کیا کروں۔ فرمایا:۔

ان لم تجدینی
فاتی ابابکر۔

(بخاری مصری جلد ۲ ص ۱۸۵)

اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر صدیق کے پاس آنا۔

(باقی)

درخواست دعا: ہمارے ایک مخلص خادم الدین کے تایا زاد بھائی مسعود احمد صاحب ولد ... حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے جس کی وجہ سے ان کا ایک پاؤں کاٹنا پڑا ... کے بعد ... ہسپتال میں ان کے پاؤں کا ... دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ امۃ اللہ بشیرہ بیگم صاحبہ مرحومہ کا ذکرِ خیر

(مکرم میر یوسف سعید صاحب۔ کراچی)

میری حقیقی پھوپھی محترمہ امۃ اللہ بشیرہ بیگم صاحبہ جن کا لاہور میں ۱۱ جنوری ۷۶ء کو انتقال ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت میر محمد سعید صاحب مرحوم امیر جماعت حیدر آباد دکن کی بڑی صاحبزادی تھیں اور دکن کے مشہور حکیم عبد اللہ خان کی نواسی تھیں۔ آپ شہر حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئیں۔

میرے جدِ امجد حضرت میر عبد العزیزؓ نے ۱۸۴۱ء کے معاہدہ کشمیر کے بعد کشمیر سے ترکِ وطن کر کے حیدر آباد دکن کو وطنِ ثانی بنا لیا تھا۔ عالمِ دین تھے۔ درس و تدریس میں اپنا مقام پیدا کر لیا تھا۔ حضرت میر محمد سعیدؓ نے اپنے والد کی طرح فقہ و منطق و حدیث اور دوسرے علوم کی تکمیل کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ کے تلامذہ میں حیدر آباد دکن کی مشہور شخصیتیں شامل ہیں۔ اسی زمانہ میں احمدیت بھی پھیلنے لگی۔ حضرت میر محمد سعیدؓ اور آپ کے چند شاگرد رشید خاص کر ابو الجمد آزاد رجسٹرار۔ قاضی محمد عظیم الدین (یہ میرے حقیقی نانا تھے) سید بشارت احمد ایڈووکیٹ۔ جسٹس نواب اکبر یار جنگ اور ڈاکٹر سید روح اللہ احمدیت کے گرویدہ ہو گئے اور جماعت آپ کی امارت میں قائم ہوئی۔

۱۹۱۵ء میں حضرت میر محمد سعیدؓ نے ترجمہ [illegible] لکھ کر شائع فرمائی۔ ترجمہ شاہ ولی اللہؒ کے فارسی ترجمہ سے ملتا ہوا سلیس اردو میں ہے اور عام فہم الفاظ میں ترجمہ کیا ہوا ہے عام فہم طرز پر ترجمہ کیا۔

میری پھوپھی جان نے اسی ماحول میں آنکھ کھولی اور پرورش پائی۔ آپ کا عقد سید بشارت احمد صاحب سے ہوا۔ یہ عدالت عالیہ ثمانیہ کے نامور وکیل تھے۔ زندگی میں ایک مرتبہ آپ کو اسی عدالت عالیہ میں جج کا عہدہ بھی پیش کیا گیا لیکن امیر جماعت احمدیہ ہی رہے اور دین کی خدمت میں مگن رہے۔ وکالت اور منصب جو خاندانی تھی پر ہی گزارہ کیا۔ طمع نہ کی۔ دن رات جماعت کی تعلیم اور وقار کے لئے کوشاں رہے۔ اپنے عزیز ترین شوہر کی طرح میری پھوپھی جان بھی قدم قدم جماعت کی خدمت کرتی رہیں۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام سے جماعت حیدر آباد کی صدر لجنہ رہیں۔ ۱۹۱۳ء سے وصیت کی بحیثیت موصی پابند رہیں۔ جماعت کی خواتین کی اصلاح کے لئے بہت کچھ کام کیا۔ شادی بیاہ میں شریک رہتیں فضول رسومات سے بچاتیں۔ غموں میں ان کا غم بٹاتیں۔ جماعت کی ہر لڑکی کو بیٹی کی طرح چاہتیں۔ آپ کی اکثر نمازیں باجماعت ادا ہوتیں۔ آپ کی زندگی ایک شمع فروزاں تھی۔ سخاوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ کبھی بخل سے کام نہ لیا ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔

غالباً ۱۹۶۳ء میں شوہر وفات پا گئے اور بعد میں حقیقی چھوٹے بھائی میر احمد سعید ۱۹۶۸ء میں فوت ہو گئے۔ قریبی رشتہ دار نہ رہے اور صحت جواب دینے لگی تو میری چھوٹی پھوپھی محترمہ مبشرہ بیگم (اہلیہ صاحبزادہ عبد السلام صاحب عمر) نے اپنے پاس بلوا لیا۔ چار سال لاہور میں رہیں۔ ہمشیرہ نے تیمارداری اور خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ بالآخر وہ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو فردوس بریں میں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین

(میر یوسف سعید عفی عنہ۔ کراچی ۲۹)

مطالعہ کتب

ماہ فروری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ازالہ اوہام" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین اس کتاب کو ضرورت کے مطابق منگوا کر اپنے خدام سے مطالعہ کرائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مرکزی سالانہ امتحانات

امسال مرکزی سالانہ امتحانات جون میں ہوں گے۔ مجالس کو ابھی سے اس کی تیاری شروع کرا دینی چاہیئے۔ تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

گوشوارہ وصولی چندہ تحریک جدید سال ۴۱ ہجرت لغایت ۳۱/۱۲/۷۵

اضلاع صوبہ پنجاب و صوبہ سرحد

نمبر شمار	نام ضلع (پنجاب)	وصولی فیصد	نمبر شمار	نام ضلع (سرحد)	وصولی فیصد
۱	ضلع جھنگ	۷۳ فیصد	۱	ضلع پشاور	۱۰۰ فیصد
۲	" میانوالی	۴۵ "	۲	" کوہاٹ	۴۰ "
۳	" لائل پور	۹۹ "	۳	" بنوں	۱۰۰ "
۴	" سرگودھا	۸۷ "	۴	" ایبٹ آباد	۱۰۰ "
۵	" لاہور	۷۹ "	۵	" مردان	۸۶ "
۶	" گوجرانوالہ	۹۱ "	۶	" ڈیرہ اسماعیل خان	۴۸ "
۷	" سیالکوٹ	۹۴ "		علاقہ آزاد کشمیر	۹۹ "
۸	" شیخوپورہ	۶۰ "			
۹	" گجرات	۹۹ "			
۱۰	" جہلم	۸۶ "			
۱۱	" راولپنڈی	۷۵ "			
۱۲	" کیمبل پور	۳۰ "			
۱۳	" بہاولپور	۱۰۰ "			
۱۴	" بہاول نگر	۱۰۰ "			
۱۵	" رحیم یار خان	۱۰۰ "			
۱۶	" ملتان	۶۸ "			
۱۷	" ساہیوال	۹۲ "			
۱۸	" مظفر گڑھ	۷۲ "			
۱۹	" ڈیرہ غازیخان	۱۰۰ "			

ضروری نوٹ

دیگر اضلاع کا گوشوارہ انشاء اللہ دوسری قسط میں پیش کیا جائے گا۔ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر جو گوشوارہ سے ظاہر ہے متعلقہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ بقایاجات کی وصولی کو مجلس مشاورت سے پہلے عمل میں لا کر حتی اللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال اوّل
تحریک جدید

اعلانِ نکاح

۱۔ مورخہ ۲۳/۱/۷۶ بروز جمعہ چوہدری محمد نواز صاحب ولد چوہدری محمد طفیل صاحب قوم راجپوت سکنہ رائے پور ڈاکخانہ خانپور سیداں تحصیل پسرور براستہ چونڈہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مقبول بی بی (عرف جنتے) بنت ولی محمد صاحب قوم بھٹی سکنہ ولیاں والا ڈاکخانہ مرلی تحصیل و ضلع شیخوپورہ حال رائے پور ڈاکخانہ خانپور سیداں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر مکرم ڈاکٹر غلام محمد صاحب حق معلم وقف جدید نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے۔ آمین (رانا قیصر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رائے پور)

۲۔ میری بیٹی عزیزہ پروین صاحبزادی سلمہا کا نکاح عزیز بشارت اللہ سلمہ ابن مکرم ماسٹر طفیل الدین صاحب ساکن بچھو کے ضلع سیالکوٹ کے ساتھ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے ۱۹ دسمبر ۷۵ء بروز جمعۃ المبارک خاکسار کے مکان واقع دار الصدر جنوبی ربوہ پر پڑھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے اور ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔ آمین (چوہدری محمد شریف کارکن وکالت علیا، تحریک جدید ربوہ)

۳۔ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے مورخہ ۲/۱/۷۶ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں میرے دو بیٹوں کے نکاح کا اعلان فرمایا۔

(۱) عزیز گلزار احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ رفعت رحمٰن بنت خواجہ عبد الرحمٰن صاحب سرگودھا حال دار الصدر شمالی ربوہ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

(۲) عزیز افتخار احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ فرحت جبین بنت خواجہ عبد الرشید صاحب ڈھڈیانوالہ حال سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں دونوں رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خواجہ مشتاق احمد ولد حاجی دوست محمد صاحب پوری کوٹ مومن تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا)

ہر ماہ رپورٹ باقاعدہ ارسال کرنا قائدین کی اہم ذمہ داری ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتویں صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

سرتاجِ اولیاء حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

سرتاجِ اولیاء حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ (ولادت ۶۰۴ھ/۱۲۰۷ء وفات ۶۷۲ھ/۱۲۷۳ء) کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ ہی وہ بزرگ عالی مقام ہیں جن کی مثنوی فارسی زبان میں قرآن مجید کی بہترین تشریح تسلیم کی جاتی ہے۔

مولانا رومیؒ نے آیت خاتم النبیین کی نہایت عارفانہ تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے ؎

بہرِ این خاتم شد است اُو کہ بجود
مثلِ اوئے بود وئے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست
لے تو گوئی ختم صنعت بر تو است (مثنوی دفتر ششم)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وجہ سے خاتم ہیں کہ سخاوت یعنی فیض پہنچانے میں نہ آپ جیسا کوئی ہوا ہے نہ ہوگا جب کوئی کاریگر اپنی صنعت میں انتہائی کمال پر پہنچے تو اے مخاطب! کیا تو یہ نہیں کہتا کہ تجھ پر کاریگری ختم ہوگئی۔

اس حقیقت کی وضاحت کے علاوہ آپ نے یہ بھی نصیحت فرمائی ؎

مکر کن در راہِ نیکو خدمتے
تا نبوت یابی اندر اُمتے

(مثنوی دفتر پنجم)

اے انسان نیکی کی راہ میں کوئی ایسی نیکی بجا لا کہ تجھے اُمت کے اندر نبوت مل جائے۔

خاندانِ حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں

نکاح کی مبارک تقریب

خاکسار کے بیٹے عزیزم صاحبزادہ امجد لطیف آف کینیڈا کا نکاح عزیزہ نصرت جہاں شمس بنت محترم شمس الدین خان صاحب مرحومؒ آف پشاور کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۷۶ء (۳۱ صلح ۱۳۵۵ ہش) بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت پڑھا۔ عزیز امجد لطیف حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کا پوتا ہے۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ یہ نکاح ہر دو خاندانوں کے لئے حد درجہ مبارک اور بابرکت فرمائے۔ آمین یا رب العٰلمین۔

خاکسار (صاحبزادہ) محمد طیب لطیف۔ ربوہ

جامعہ احمدیہ میں ایک لیکچر

۵ جنوری بروز جمعرات چار بجے شام جامعہ احمدیہ ربوہ میں مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب سابق مبلغ مشرقی ومغربی افریقہ

"THE FIELD WORK OF A MUSLIM MISSIONARY"

کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔ شائقین حضرات سے شرکت کی درخواست ہے۔

(الامین للجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ)

درخواستِ دعا:- میری ہمشیرہ (اہلیہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب آف مراد کلاتھ ہاؤس لائلپور) کی طبیعت کافی دنوں سے خراب ہے نیز ان کی دو بیٹیاں بھی بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (لطیف احمد اکمل منیجر یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ۔ ربوہ)

دُعائے مغفرت

(۱) برادرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب آف کراچی بندش پیشاب کی تکلیف سے دو دن بیمار رہ کر ۲۶ جنوری ۱۹۷۶ء کو ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کراچی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم دو سال سے اپنے بچوں کے پاس کراچی میں مقیم تھے۔ ستر سال کی عمر پائی۔

مرحوم شاہ پور ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب میں ۱۹۰۶ء میں پیدا ہوئے۔ منڈی بورے والا مغربی پنجاب میں پٹواری مال رہے اور عرصہ تک جماعتِ احمدیہ منڈی بورے والا کے سیکرٹری مال کے عہدہ پر فائز رہ کر خدماتِ دینیہ بجا لاتے رہے۔ بہت دعا گو اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ اپنے پیچھے سات لڑکے اور پانچ لڑکیاں اور ایک بیوہ یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ موصی تھے جنازہ آپ کے صاحبزادگان بذریعہ جناب ایکسپریس ۲۹ جنوری کو ربوہ لائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے تدفین مقبرہ بہشتی ربوہ میں عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے نیک اعمال کی پیروی میں سب کو خادمِ دین بنائے۔ آمین

(خاکسار شیخ عبد الواحد واقفِ زندگی۔ دار الصدر شمالی ربوہ)

(۲) افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم شیخ مولا بخش صاحب باورچی مرحوم درویش قادیان کے بیٹے مکرم عبد الرحمٰن صاحب (المعروف بابو) ۵۵ سال کی عمر میں ۳۰ جنوری بروز جمعۃ المبارک ربوہ میں عارضہ قلب سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۳۱ جنوری کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم نے چار لڑکے اور پانچ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑیں جن میں سے دو لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور جنت میں بلند مقام عطا فرمائے ان کے اہل وعیال کا حافظ وناصر ہو اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(۳) میری بھاوجہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ زوجہ برادرم ڈاکٹر محمد احسان صاحب (ترک) صدیقی ساکن پورن نگر سیالکوٹ شہر ۳۰ جنوری ۱۹۷۶ء بروز جمعۃ المبارک بوقت پونے آٹھ بجے رات بعمر ۳۷ سال مولا حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا جنازہ ۳۱ جنوری کو بوجہ موصیہ ہونے کے ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین کی گئی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار دو لڑکے اور ایک لڑکی (جو شادی شدہ ہیں) اور متعدد پوتے پوتیاں چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت سے مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(ڈاکٹر محمد شفیع صدر جماعتِ احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ حال ربوہ)

مسجدِ اقصیٰ پر یہودی قبضہ کی سازش کیخلاف جمعہ کو پاکستان میں یومِ احتجاج منایا جائیگا

اسرائیلی عدالت نے یہودیوں کو مسجدِ اقصیٰ میں عبادت کرنے کی اجازت دیدی

اسلام آباد ۳ فروری۔ قومی سیرت کمیٹی نے اپیل کی ہے کہ اسرائیلی مسجد اقصیٰ میں یہودیوں کو عبادت کی اجازت دینے کے خلاف جمعہ ۶ فروری کو یومِ احتجاج منایا جائے۔ قومی سیرت کمیٹی کے اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں تمام مسلمان حکومتوں سے پُرزور اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس اہم مذہبی معاملے میں فوری طور پر مشترکہ موقف اختیار کریں۔ سیرت کمیٹی نے تمام ممالک اسرائیلی مملکت کی یہودی عدالت کے اس فیصلے کو جس کے تحت یہودیوں کو بھی مسجد اقصیٰ میں عبادت کا حق دیا گیا ہے غیر قانونی قرار دیا اور اس پر گہری تشویش اور سخت نفرت کا اظہار کیا ہے۔ قرارداد میں یہودی عدالت کے فیصلے کو مسجد اقصیٰ کی حرمت کے منافی قرار دیتے ہوئے واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی دنیا صیہونیت کی اس حرکت کو ہرگز برداشت نہیں کرے گی اور دنیا بھر کے مسلمان مسجد اقصیٰ کی حرمت کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴